

تک نہیں پہنچتی تھیں مگر اکٹھی ہونے کی صورت میں تکمیل نصاب سے زکوٰۃ پڑ جاتی ہے۔ (صحیح بخاری)
شرکاء وکان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے، بقدر حصص سب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: صحیح مسلم کے حوالے سے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ولا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم اللہ عزوجل اس حدیث کا سیاق و سباق کیا ہے؟ سورۃ البقرہ کے آخر میں بھی مولانا رب العلمین کے لئے آیا ہے، وضاحت فرمائیں؟

جواب: صحیح مسلم میں مصنف نے اعمش پر اس میں اختلاف ذکر کیا ہے۔ بعض راویوں نے اعمش سے ولا یقل العبد لسیده..... کی زیادتی کو ذکر کیا ہے جبکہ بعض نے حذف کر دیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا: زیادہ صحیح بات اس کا حذف کرنا ہے اور قرطبی نے کہا: مشہور اس کا حذف کرنا ہے، پھر کہا و انما صرنا الی الترجیح للتعارض مع تعذر الجمع وعدم العلم بالتاریخ ”تعارض کی بنا پر ہم نے ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ دونوں احادیث میں تطبیق مشکل ہے اور تاریخ کا علم نہ ہونے کی بنا پر ناخ و منسوخ بھی نہیں قرار دیا جاسکتا“۔ آپس میں مخاطبت کے آداب کے سلسلہ میں اس کا بیان کیا گیا ہے۔ لفظ مولیٰ کے استعمال کی مختلف صورتیں ہیں: بلا اضافت کے اس کا اطلاق صرف رب تعالیٰ پر ہے۔ اور اضافت کی صورت میں اللہ کے علاوہ دوسروں پر بھی اطلاق ہو سکتا ہے۔ صحیح بخاری میں باب کراہیۃ التطاول علی الرقیقین ہے ول یقل سیدی مولای لہذا اصل جواز ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری (۱۸۰۵)

سوال: ایک کنواری لڑکی کی منگنی ایک لڑکے سے ہوئی اور ان دونوں نے آپس میں شادی سے پہلے ہی زنا کر لیا، کیا اب ان کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

جواب: زانی اور زانیہ کا نکاح آپس میں ناجائز ہے۔ قرآن کریم میں ہے ﴿الزَّانِی لَا یَنْکِحُ إِلَّا زَانِیَةً أَوْ مُشْرِکَةً..... وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ”زانی مرد نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے اور انہیں مسلمانوں پر حرام کیا گیا ہے“۔ اس طرح قصہ مرثد میں بھی عدم جواز کی دلیل ہے جس میں ہے کہ مرثد مکہ میں داخل ہوئے، وہاں انہوں نے عناق نامی ایک بدکارہ کو دیکھا۔ اس بدکار عورت نے مرثد کو بدکاری کی دعوت دی لیکن مرثد نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جب مرثد مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں عناق سے نکاح کر لوں تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، جس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی..... البتہ اگر وہ سچی توبہ کر لیں تو پھر ان کے نکاح کا جواز ہے۔ صحیح حدیث میں ہے: فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب، تاب علیہ

”جب آدمی اپنے گناہ کا اعتراف کر کے اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کو معاف فرمادیتا ہے“